

شذرات

حافظ محمد ابراہیم فانی

بھارت میں بی جے پی حکومت اور پاکستانی حکمرانوں کی ذمہ داری

ہمسایہ ملک بھارت میں عام انتخابات کے انعقاد کے بعد جو فیجہ نکلا۔ وہ سیاسی مبصرین کے تبصروں عالمی دانشوروں کی آراء اور بھارت کے اندرونی حالات کے تناظر میں انتخابات سے قبل لگائے گئے تخمینوں کے عین مطابق ہی نکلا، اور کوئی بھی پارٹی واضح اکثریت تو بکا سادہ اکثریت بھی حاصل نہ کر سکی۔ جس سے حکومت کی باسانی تشکیل ہو سکتی۔ اس پس منظر میں تمام دنیا کی نظریں بھارت میں تشکیل حکومت اور انتقال اقتدار کی طرف مرکوز رہیں۔ بالآخر کافی جوڑ توڑ اور کھینچ تانی کے بعد انتہاپسند حصص ہندو جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے مسٹر واجپائی کو حکومت مل گئی۔ انتخابات میں بی جے پی کے انتہاپسندانہ بیانات اور اس کے منشور کے تنازعہ مندرجات سے بھارت میں آباد تمام اقلیتوں اور پھر بالخصوص وہاں کے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں ایک متجانی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ کیونکہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر اور یکساں سول کوڈ جیسے زہریلے اور خطرناک منصوبوں سے مسلمانوں کے دلوں میں ارتعاش کا پیدا ہونا ایک فطری اور قدرتی امر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایٹمی اور میزائل پروگراموں کو جاری رکھنے کے بارے میں دو ٹوک اعلان بھی کیا تھا، کہ ہم اپنا ایٹمی اور ہتھیاروں میں توسیعی پروگراموں کو جاری رکھیں گے۔ جس پر ہمارا ملک پاکستان بجا طور احتجاج میں حق بجانب ہے کیونکہ بھارت اور پاکستان اس علاقے اور خطے میں ایک دوسرے کے سب سے بڑے حریف ہیں۔ اب تو مسٹر واجپائی کو حکومت ملی ہے لیکن جس انداز سے حکومت کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے وہ بھان متی کے کتبہ کا مصداق ہے۔ اور واجپائی کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے دو دن بعد ہی اس میں اختلافات کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوئے ہیں یہ بات تو تمام دنیا پر آشکارا اور واضح ہے کہ بابری مسجد کی شہادت میں بی جے پی اور اس کے رہنماؤں کا بنیادی مکروہ و مذموم کردار رہا ہے اور اس کے انہدام کے بعد اس کی جگہ

پر رام مندر کی تعمیر کیلئے چندہ مم اور ہندوؤں کو مذہب کے نام پر ابھارنے اور ان کے جذبات کو بھڑکانے میں بھی انہی رہنماؤں نے سر دھڑکی بازی لگائی ہے بلکہ سنا ہے اور اطلاعات بھی یہ ہیں کہ واجپائی نے رام مندر کی تعمیر کیلئے ہندوؤں کے متمول تاجروں سے کافی رقم اور پیسہ اکٹھا کیا ہے اور ایک ارب پتی ہندو تاجر جس کا سونے کا وسیع پیمانے پر کاروبار ہے اس نے سونے کی اینٹیں واجپائی کو رام مندر کی تعمیر کے سلسلہ میں دی ہیں۔ اسی طرح بی جے پی کا کشمیر کے بارے میں نظریہ بھی ”انتہائی جارحانہ اور شدید تحصیلہ“ ہے۔ ان کے نزدیک آزاد کشمیر مقبوضہ کشمیر کا حصہ ہے جبکہ مقبوضہ کشمیر (ان کے ہاں) بھارت کا الٹو انگ اور جزو لائیک ہے۔ بی جے پی کی اس واضح تحفظ ذہنیت سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اگر ان لوگوں کی حکومت کو ہندوستان میں کچھ عرصہ کیلئے دوام مل گیا تو اس سے برصغیر کے اس تمام خطہ بشمول افغانستان اور ایران میں ایسے حالات پیدا ہوں گے جس سے نہ صرف برصغیر کا امن نہ وبلا ہوگا بلکہ عالمی امن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گا۔ پھر اس کا مداوا کسی سے بھی نہ ہو سکے گا۔ بی جے پی کی طرف سے ایٹمی دھماکہ اور ایٹمی میزائل کے پروگرام کو جاری رکھنے کے بہانہ دھل بار بار اطلاعات عالمی امن کے بزعم خویش ٹھیکداروں کے منہ پر طمانچہ ہیں۔ اگر یہ اطلاعات کسی اسلامی ملک کی طرف سے کئے جاتے تو آج اقوام متحدہ سلامتی کونسل اور دیگر یودی صیہونی اور سامراجی اداروں کی طرف سے دھمکیوں کا ایک لاتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا، لیکن ان واضح اطلاعات کے باوجود ان اداروں کی خاموشی اور سرد مہری معنی خیز ہے۔ ع منصف ہو تو اب حشر بپا کیوں نہیں دیتے

ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ بھارت میں بی جے پی حکومت کمزور ہے یا مضبوط۔ واجپائی اپنے مذموم ارادوں اور مکروہ خواہشات کو عملی جامہ پہنا سکتا ہیں یا نہیں۔ اور کیا ملکی حالات بی جے پی کو ان اقدامات کو عملی شکل میں پیش کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم تو صرف اپنے ناعاقبت اندیش حکمرانوں کی یہ بات گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ بی جے پی اور مسٹر واجپائی کا جارحانہ انداز اور آپ لوگوں کا معذرت خواہانہ رویہ کسی بھی طور ایک غیور باایمان اور باحمیت قوم کے سپوتوں کی شایان شان نہیں۔ نواز شریف کا واجپائی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار یہاں پر کیا اسکی تک ہے۔ پھر تجارتی بنیادوں پر دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی استواری چہ معنی دارد؟ بھارت را کے بجٹوں کے ذریعہ (خفیہ ہجسیوں کے اطلاعات کے مطابق) پاکستان میں دھماکے کرا رہا ہے اور دہشت گردی میں براہ راست ملوث ہے جس کے نتیجے میں درجنوں بے گناہ مارے جاتے ہیں اور

ہمارے "میاں صاحب" ہندوستانی محصب حکمرانوں کے ساتھ تعلقات کیلئے پینگیں بڑھا رہے ہیں۔ کیا یہ اس قرآنی تصریح کی صریح خلاف ورزی نہیں۔ کہ

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْنَوُوا الْكَاْفِرِينَ لَوْلِئَا مِنْ دُونِ الْمَوْمِنِينَ"

ہم تعلقات استوار کرنے کے مخالف نہیں، لیکن اپنی عزت نفس قومی خود مختاری ملی خود داری اور ایمانی غیرت و حمیت کا سودا کیے بغیر مساویانہ بنیاد پر تعلقات چاہتے ہیں۔ اور اگر واجپائی سرکار کے ساتھ مسئلہ کشمیر اور دیگر متنازعہ امور پر مذاکرت ہو بھی تو مذاکراتی ٹیم ایسی ہونی چاہیے جن کو ان متنازعہ مسائل کے فہم کا مکمل ادراک ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ گجرا ل حکومت کی ایک وزیر کے ساتھ مذاکرات کے بعد انہوں نے بھارت میں بیان دیا کہ ہم نے کشمیر کے بارے میں بات کی ہے لیکن بھارتی مقبوضہ کشمیر کے بارے میں نہیں، بلکہ پاکستان میں جو آزاد خطہ ہے اسی کے متعلق۔ اسی بیان نے حکومت کے دعووں کے غبارے سے ہوا نکال دی۔ اب بھی جو خطہ بھارتی وزیراعظم نے بھیجا ہے وہ ان کی روایتی مکاری اور موروثی عیاری کا بن شاہکار اور واضح ترجمان ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستانی حکمران ملک کے دفاع اور مادر وطن کی حفاظت سے کسی طور پر غفلت کا مظاہرہ نہ کریں اور جس طرح کے اعلانات حکومت کی جانب سے کیے جارہے ہیں اور حکومت کے ایک ترجمان کے بقول پاکستان بھارت کی نئی حکومت کے اعلان (جس میں بھارتی وزیراعظم نے اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا) کو کسی صورت نظر انداز نہیں کرے گا اور اس کی کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے میزائل اور ایٹمی پروگرام پر نظر ثانی کرے گا۔ حکومت کا یہ فیصلہ بالکل بروقت اور بجا ہے لیکن یہ اعلان صرف اعلان اور زبانی جمع خرچ تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس پر کسی دباؤ یا بیرونی بلیک میلنگ قبول کیے بغیر بڑی استقامت اور جرات کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ دشمن ہمیں کمزور کرنے کا تصور بھی نہ کر سکے۔ اگرچہ ہم دشمن سے تعداد میں کم ہیں لیکن الحمد للہ ایمانی حرارت ہمارے سینوں میں ہے اور خدائی نصرت انشاء اللہ ہماری شامل حال ہوگی۔ "وَاتِمِ الْاَعْلُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مَوْمِنِيْنَ" (الآیہ)

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا (ڈاکٹر محمد اقبالؒ)